بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون نمبر ۹م ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۷ ہجرت ۱۳۴۵ ہش / ۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ / ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۲۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبت الٰہی کے عملی اظہار کیلئے خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو

یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کیلئے مجھے بھیجا گیا ہے

"اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی ۔ جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو ۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ شیریں کام ہو جائے ۔ یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے ۔ مگر مصیبت اور وقت پڑنے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلوتہی کرے تو وہ دوست صادق نہیں ٹھہر سکتا ۔ اسی طرح پر اگر خدا تعالےٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اس کے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے ۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے ۔ نہیں میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے ۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۸ و صفحہ ۱۸۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

لاہور ۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت ان دنوں زیادہ ناساز ہے کمزوری اس قدر زیادہ ہے کہ اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے ۔ سہارے سے ہی اٹھ بیٹھ سکتے ہیں ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم چوہدری صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

لاہور ۔ یوم خلافت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء بروز اتوار آٹھ بجے صبح مسجد "دار الذکر" میں ایک جلسہ منعقد ہو گا ۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائیکورٹ لاہور ادا فرمائیں گے مقامی احباب بکثرت شریک ہو کر مستفیض ہوں ۔ دیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاہور)

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ۲۷ مئی کو منعقد ہونے والے امتحان اطفال کے جوابی پرچہ جات اولین فرصت میں مرکز میں بھجوائیں تاکہ جلد از جلد نتیجہ مرتب کیا جا سکے

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء اور صدر صاحبان سے ضروری گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعتی نظام کے جس کے مقامی نمائندے امراء صاحبان اور صدر صاحبان ہیں اس بات کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ

الف ۔ جماعت میں کوئی فرد ایسا نہ ہو جو کم از کم ناظرہ قرآن مجید نہ پڑھ سکے ۔ ترجمہ اور تفسیر بھی جاننا ضروری ہے ۔

ب ۔ کوئی فرد جماعت بھوکا نہ رہے

ج ۔ احباب کو وقف عارضی کی پر زور تحریک کی جائے ۔

امراء اور صدر صاحبان اپنا فرض ادا کر رہے ہیں ۔ میری درخواست ہے کہ ہر جماعت میں سے وقف عارضی میں حصہ لینے والے دوست ۔ اگر زیادہ تعداد میں آگے بڑھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے کا وقت وقف کریں تو تعلیم قرآن مجید کا پروگرام بھی زیادہ سرگرمی سے اور قلیل عرصہ میں پورا ہو سکتا ہے ۔

پس امراء اور صدر صاحبان اس طرف توجہ فرمائیں ۔ وقف عارضی میں حصہ لینے والے دوست اپنی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائیں ۔ جزاکم اللہ خیراً

خاکسار ۔ ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء

سادہ زندگی .... شادی بیاہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جہاں تحریک جدید کا آغاز فرمایا وہاں آپ نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت سے صرف مالی قربانی کا مطالبہ ہی نہیں فرمایا بلکہ آپ نے ایسے مطالبات بھی کئے جو ایک الٰہی جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ آپ نے جو مطالبات کئے ہیں یہ الٰہی جماعت کی دراصل فطرت کا ہی ایک پہلو ہے۔ اور الٰہی جماعت فطری طور پر مکلف ہوتی ہے کہ وہ ان پر عمل پیرا ہو۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ چونکہ ایک الٰہی جماعت اللہ تعالیٰ کے پیغام کی اشاعت کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو ایسے سانچے میں ڈھالے جو دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ چنانچہ الٰہی جماعت ہر چیز کو فراموش کر کے صرف اس کام میں منہمک ہو جاتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اس کے سپرد کرتا ہے۔ اور اس کو دوسری باتوں کا خیال صرف اس حد تک کرنا پڑتا ہے جس حد تک وہ باتیں اس کے مقصد کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں انفاق کا حکم دیا ہے۔ وہاں بعض ایسی ہدایات بھی دی ہیں۔ جن کو مدنظر رکھ کر ہی انسان اس فریضہ سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں آتا ہے کہ اے رسول جو لوگ پوچھتے ہیں کہ فی سبیل اللہ کیا خرچ کرنا چاہیئے ان کو جواب دو قل العفو۔ عفو ایسے مال کو کہتے ہیں۔ جو ضروریات سے زیادہ ہو۔ سو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تمام فالتو مال جس کی تم کو اپنی زندگی صحیح طور پر گذارنے کے لئے ضرورت نہیں۔ سب کا سب راہ اللہ میں خرچ کردو۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ پابندی بھی لگا دی ہے کہ اتنا بھی خرچ نہ کر ڈالو کہ تم خود محتاج ہو جاؤ۔ یہ ایک حد ہے۔ دوسری حد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فضول خرچی نہ کرو۔ روپیہ فضولیات میں ضائع نہ کرو۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ جو روپیہ فی سبیل اللہ خرچ ہوتا ہے یا جو ہماری زندگی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر وہ روپیہ فضولیات پر اڑا دیا جائے۔ تو ظاہر ہے کہ ہم نہ صرف انفاق نہیں کر سکیں گے بلکہ خود بھی آخر کار محتاج ہو جائیں گے۔ جو دونوں باتیں ایک الٰہی جماعت کی شان کے ہرگز شایان نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ ہم اپنی محنت سے پیدا کرتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے ہمارے پاس قومی امانت ہوتی ہے۔ اس میں سب سے پہلا حصہ اپنے نفس کے لئے ہوتا ہے۔ پھر اس سے جو بچ جاتا ہے۔ اس کے خرچ کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الٰہی جماعت کے فرد کے لئے فضول خرچی کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ اگر کوئی فضول خرچی کرتا ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو مومن کے درجہ سے گرا دیتا ہے۔

قرآن کریم کی انہی ہدایات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا تھا اور مالی قربانی کے علاوہ ایسے مطالبات بھی جماعت سے کئے۔ جو قرآن اور سنت اللہ کی روشنی میں ایک الٰہی جماعت کی قربانی کو تقویت پہنچانے والے ہیں۔ ان مطالبات کی بنیاد اس امر پر ہے کہ اللہ تعالیٰ مبذرین یعنی فضولیات میں مال ضائع کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ہم ان مطالبات کو راہ نما ہدایات کہہ سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے .... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی کہنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو چکے تھے۔ اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جس طرز پر زندگی بسر کی۔ ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں۔ کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرز زندگی کی شکل تھی۔ مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء)

ان مطالبات میں سب سے پہلا مطالبہ "سادہ زندگی" کا ہے۔ یہ دراصل بنیادی مطالبہ ہے۔ اس مطالبہ کا تعلق انسان کی اس زندگی سے ہے۔ جس میں وہ اپنی کمائی یا خداداد رزق میں سے اپنے نفس کے لئے خرچ کرنے کا استحقاق رکھتا ہے۔ اس خرچ میں سے سب سے پہلا خرچ کھانے پینے اور لباس سے تعلق رکھتا ہے۔ اس طرح سادہ زندگی وہ ہے۔ جس میں کھانے پینے اور لباس کا خرچ ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔ پھر رہائش کا خرچ ہے۔ اس کے بعد ایسے اخراجات آتے ہیں۔ جن کو ہنگامی کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً بیاہ شادی کا خرچ۔ سادہ لباس اور سادہ خوراک سے بھی بے شک بڑی بچت ہوتی ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارا بہت سا روپیہ ان چیزوں پر فضول خرچ ہو جاتا ہے۔ جن کو ہم نے ہنگامی کہا ہے۔ (باقی)

متفرقات

وہی گرچہ خوں ہے وہی گرچہ رنگ ہے
یہ بندہ خدا کا جہاں سے الگ ہے
انگوٹھی نبوت کی ہیں انبیاء سب
محمدؐ انگوٹھی میں ہیرے کا نگ ہے

دامن بچا بچا کے گزر ہی گئے ہیں ہم
آئے ہیں خارزار تو رستہ میں پے بہ پے
ہر بار عقل اٹھ کے قدم ڈگمگا گئی
عشق ایک ہی زقند میں رہ کر گیا ہے طے

مہر و مہ و نجوم کے سایوں کو کیا کریں
ان ڈوب جانے والے خداؤں کو کیا کریں
توحید کا فلک سے پھر اترا ہے مائدہ
تثلیث کے خیالی پلاؤں کو کیا کریں

تنویر

فضائل القرآن

حضرت سلیمان علیہ السلام وادی النمل میں

مودودی صاحب کی تصریحات کا جواب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب - لاہور)

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکروں کا گذر وادی النمل میں سے ہوُا۔ اہلِ نمل نے اپنے گھروں میں پناہ لے لی۔ اطاعت قبول کر لی۔ مقابلہ نہیں کیا۔ اس انعامِ خداوندی پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

وادی النمل میں رہنے والی قوم ایک دیو ہیکل اور جابر قوم تھی۔ انہوں نے چٹانیں کھود کھود کر چیونٹیوں کی طرح بِل بنائے ہوئے تھے جن میں خطرہ کے وقت وہ چھُپ جاتے۔ وادی النمل فلسطین کے ساحلی شہر عسقلان کے مشرق میں بیتِ جبرین کے پاس ہے یہاں شہد کے چھتوں کی طرح غاریں ہیں۔ جو کہ لائم سٹون کی چٹانوں میں بنائی گئی ہیں۔ انہی بِلوں کی وجہ سے اس جگہ رہنے والی قوم کو نمل کہا گیا۔ تورات میں بیتِ جبرین کے علاقہ میں بسنے والی قوم کو نفیلیم کہا گیا۔ عبرانی کی رُو سے اس نام کے معنے بہت مشتبہ ہیں۔ عبرانی میں حرف میم اور حرف فے کا ابدال مسلّم ہے[1]۔ نفیلیم دراصل نملیم ہے جس کے معنی چیونٹیوں کے ہیں۔ قرآن حکیم نے بائیبل کی ایک تاریخی غلطی نکالی ہے۔ بیتِ جبرین کے آثار قدیمہ نے قرآنی صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی قرآن حکیم کی اس تاریخی عظمت کو سمجھے نہیں۔ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں:۔

"اس آیت کو بھی آجکل کے بعض مفسرین نے تاویل کے خراد پر چڑھایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وادی النمل سے مُراد چیونٹیوں کی وادی نہیں ہے بلکہ یہ ایک وادی کا نام ہے جو کہ شام کے علاقے میں تھی۔ اور نملہ کے معنے ایک چیونٹی کے نہیں ہیں بلکہ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اس طرح وہ آیت کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ "جب حضرت سلیمان وادی النمل میں پہنچے تو ایک نملی نے کہا کہ اے قبیلۂ نمل کے لوگو۔

۔۔۔۔

لیکن یہ بھی ایسی تاویل ہے جس کا ساتھ قرآن کے الفاظ نہیں دیتے۔ یہ بات عربی زبان کے استعمالات کے بالکل خلاف ہے کہ قبیلہ نمل کے ایک فرد کو نملہ کہا جائے۔"

دراصل مودودی صاحب استعارہ کی زبان کو سمجھے نہیں۔ جس قبیلہ کا نام نمل ہو گا اس کے لئے ملتے جلتے استعارات کا استعمال زبان کی خوبی ہے نہ کہ نقص۔ ایسے کسی فرد کو استعارةً نملہ کہنا محاورہ کے عین مطابق ہے۔ مودودی صاحب کہتے ہیں کہ بنو اسد کے کسی فرد کو ہم اسد نہیں کہیں گے۔ زبان کے کس اصل کی رُو سے نہیں کہیں گے۔ یہ انہوں نے نہیں بتایا۔ اسد اللہ آپ جس کا چاہیں نام رکھ دیں اسد کہنے میں زبان کا محاورہ مانع ہے؟

استعارہ کی زبان میں نمل قوم کے کسی فرد کو نملة کہنا محاورہ زبان کے عین مطابق ہے۔ مودودی صاحب نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ وادی النمل میں چونکہ چیونٹیاں بہت تھیں اس لئے اسے یہ نام دیا گیا۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہاں نملہ قوم بسی ہوئی تھی۔

وادی النمل کے آثار مل چکے ہیں۔ چیونٹیوں کی وجہ سے اسے یہ نام نہیں دیا گیا بلکہ ان غاروں کی وجہ سے دیا گیا جس سے یہ علاقہ پٹا پڑا ہے۔ جس قوم نے چیونٹیوں کی طرح زمین کھود کھود کر یہ غار بنائے وہ بجا طور پر نملہ کہلانے کی مستحق ہے۔

تورات میں اس قوم کو نفلیم کہا گیا ہم بتا چکے ہیں کہ یہ دراصل نملیم ہے۔ یہی وہ علاقہ ہے جس میں حضرت داؤد علیہ السلام نے پناہ لی۔ اور اسے Base بتایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے سامنے بے بس ہو کر نملہ قوم اپنے بِلوں میں گھس گئی۔ اس انعامِ خداوندی پر حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

قرآنی اسلوب سے ظاہر ہے کہ نملہ قوم کا اطاعت قبول کرنا ایک اہم واقعہ ہے۔ مودودی صاحب نے اس حصہ کا ترجمہ بایں الفاظ دیا ہے۔

"اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھُس جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ سلیمان اس کی بات پر مُسکراتے ہوئے ہنس پڑا اور بولا "اے میرے رب مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے۔ اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔"

نملہ قوم ایک جابر قوم تھی۔ حضرت سلیمان کے لشکر کو دیکھ کر وہ کچھ ایسے حواس باختہ ہوئی کہ حضرتِ سلیمان ہنس پڑے اور انہوں نے فرمایا کہ اے میرے رب مجھے قابو میں رکھ یہ نہ ہو کہ میں ایک اطاعت قبول کرنے والی قوم پر حملہ کر بیٹھوں۔ میں اس نعمت پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس اسلوب سے ظاہر ہے کہ یہاں چیونٹیاں مراد نہیں بلکہ کسی طاقتور قوم کی اطاعت کا ذکر ہے۔ قوم کا ارادہ چونکہ اطاعت کا تھا اس لئے مشورہ دیا گیا کہ اپنے گھروں میں گھُس جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان کے لشکر کچل دیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو کہ ہم اطاعت گذار ہیں۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ادخلوا مسٰکنکم کا خطاب محاورہ زبان میں چیونٹیوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ انسانوں سے ہے۔ چیونٹیوں کے لئے ادخلن چاہیئے تھا۔ مودودی صاحب کو یہاں محاورہ زبان کا خیال کیوں نہ آیا؟

قرآن حکیم نے دراصل اسرائیلی روایت کی غلطی نکال کر واقعہ کی صحیح صورت کو پیش کیا ہے۔

۱۔ اسرائیلی روایت میں ہے۔ حضرت سلیمان اُڑنے والے قالین پر جلوہ افروز تھے۔ دل میں غرور اور گھمنڈ سمایا ہوا تھا کہ ان کا گزر وادی النمل پر سے ہوُا۔ قرآن حکیم میں ہے کہ سلیمان کا لشکر جب وادی النمل میں پہنچا تو اہلِ نمل نے لڑائی پر اطاعت کو ترجیح دی جس پر حضرت سلیمان کا دل جذباتِ شکر و امتنان سے لبریز ہو گیا۔

۲۔ اسرائیلی روایت میں ہے کہ آپ کا مکالمہ ایک چیونٹی سے ہوُا۔ قرآن حکیم میں ادخلوا مسٰکنکم۔ لایحطمنّکم ربّ اوزعنی کے الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ مراد چیونٹیاں نہیں بلکہ انسان ہیں جن پر حملہ کرنے سے حضرت سلیمان رُکے رہے۔ کیونکہ اُنہوں نے ہتھیار نہیں اُٹھائے بلکہ اپنے گھروں میں داخل ہو گئے۔

چونکہ اس قوم کا نام نملہ تھا۔ بنی اسرائیل نے ٹھوکر کھائی اور سچ مچ کی چیونٹیاں بنا دیا حالانکہ قرآن حکیم کے اسلوب سے ظاہر ہے کہ اس سے مراد انسان ہیں جن کا مغلوب ہونا حضرت سلیمان علیہ السلام کی عظیم الشان مہمّات کا اوّلین باب تھا۔

[1] ملاحظہ ہو عبرانی کالدی ڈکشنری زیر حرف فے و میم۔

ضروری اطلاع

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی مطبوعہ رسید بُکیں جماعتوں میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اِس ضمن میں یہ امر خاص طور پر مدّنظر رکھے جانے کے قابل ہے کہ عطایا کے لئے جو چیک اور ڈرافٹ وغیرہ وصول ہوں اُن کی رسیدات جاری کر دی جایا کریں۔ اور یہ چیک وغیرہ مرکز میں بھجواتے وقت فاؤنڈیشن کی اُن رسیدات کا حوالہ درج کر دیا جایا کرے جو ان چیکوں کے حصول کے وقت جاری کی گئی ہوں۔

سیکرٹری

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

حضرت مرزا صاحب اولوالعزم معین المسلمین فاضل اجل اور اسلام کے فتح نصیب جرنیل تھے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر مسلمان اخبارات کی طرف سے آپکو خراجِ تحسین

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعۃ المبارک قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۰ء میں آپ نے خدا تعالےٰ سے وحی پاکر یہ دعوےٰ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اشاعتِ اسلام کے لئے مامور فرمایا ہے اور آپ ہی وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں جن کی آمد کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے۔ اور جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ۱۳۰۰ سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی۔ بانی احمدیت کی ساری زندگی احیاءِ دین اور غلبۂ اسلام کے لئے مساعی میں گزری۔ آپ نے تحریر و تقریر اور اشاعتِ کتب و مختلف رسائل کے ذریعہ خدمتِ اسلام سرانجام دی اور اسلام کا غلبہ جملہ مذاہب پر ثابت فرمایا۔ مسلمان اکابرین نے آپ کی تصنیفات پر زبردست ریویو تحریر کئے۔ مخالفین اسلام و معاندین قرآن کو آپ نے چیلنج پر چیلنج دیئے اور ان کو مقابلہ کے لئے بلایا مگر کسی کو آپ کے مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

آپ کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مبارکہ نہایت ہی ایمان افروز اور زندہ جاوید کارناموں سے بھرپور ہے۔ جس وقت آپ نے ماموریت کا دعوےٰ فرمایا اس وقت اسلام معاندین اور مخالفینِ اسلام کے زبردست حملوں سے دوچار تھا۔ ایک طرف عیسائیت کا سیلاب مسلمانوں کو مایوس کر چکا تھا۔ عیسائی منادوں نے اسلامی کیمپ پر حملہ کر رکھا تھا۔ کئی مولوی کہلانے والے اور اسلامی خاندانوں کے چشم و چراغ آغوشِ عیسائیت میں پہنچ چکے تھے۔ دوسری طرف آریہ سماج جیسی معاند اسلام تحریک نے مسموم فضاء اسلام کے خلاف پیدا کر دی تھی۔ اسلام کی کشتی طوفان متواتر میں گھر گئی تھی۔ بانیٔ احمدیت اس حالتِ زار کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں ؎

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

ان نازک حالات میں آپ نے خدا کا زندہ خدا ہونا۔ اسلام کا زندہ مذہب ہونا اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زندہ رسول ہونا ثابت فرمایا۔ آپ نے عظیم الشان اسلامی لٹریچر تحریر فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو عربی، فارسی اور اردو زبان میں غیر معمولی علمی ذوق عطا فرمایا تھا۔ اور آپ کی قلم نے ایسے ایسے حقائق و معارف دنیا کے سامنے پیش فرمائے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو سلطان القلم کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کی جملہ تصنیفات تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اشتہارات اور رسائل کا سلسلہ اس کے علاوہ ہے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی وفات ہوئی آپ کی وفات پر مولانا ابوالکلام آزاد نے اخبار وکیل امرتسر میں تحریر کیا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا ۔۔۔۔۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے ۔۔۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و منزلت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ۔۔۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

مرزا حیرت دہلوی نے آپ کی وفات پر آپ کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا:۔

"مرحوم کی وہ اعلےٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی ۔۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا کوئی نہیں۔ اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

ایڈیٹر صاحب "صادق الاخبار" ریواڑی نے تحریر کیا:۔

"چونکہ مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفینِ اسلام کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایتِ اسلام کا حقہ ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے حضور کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا:۔

"بے شک مرحوم اسلام کا بڑا پہلوان تھا۔"

خواجہ حسن نظامی جیسی شخصیت عظیمہ نے آپ کے متعلق لکھا ہے:۔

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے۔ آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

(اخبار منادی)

علامہ اقبال نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تحریر فرمایا:۔

"موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

(رسالہ انڈین اینٹی کویری ۱۹۰۰ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا زندہ جاوید کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ایک فعال جماعت چھوڑی ہے جو آپ کی اتباع میں خدمتِ اسلام سرانجام دے رہی ہے۔ فرزندانِ احمدیت اکنافِ عالم میں اسلام کی منادی کر رہے ہیں۔ اور خدمتِ اسلام کی یہ تڑپ صرف اور صرف آپ کی قوتِ قدسیہ اور اخلاقِ عالیہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

ضروری اعلان

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۶ء سے ربوہ میں "ملیریا ایریڈیکیشن پروگرام" کی طرف سے ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا سپرے شروع ہو چکا ہے۔ جن گھروں میں سپرے کیا جاتا ہے انہیں ایک یوم قبل مطلع کر دیا جاتا ہے۔ قبل از وقت اطلاع کے باوجود بعض احباب اپنے گھر میں سپرے کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایسے احباب کا یہ طرزِ عمل نہ صرف خود ان کے لئے بلکہ پورے شہر کے لئے مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا جملہ مقامی احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ محکمہ "ملیریا ایریڈیکیشن پروگرام" سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ چند یوم کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

۲۶ و ۲۷ مئی ــــ مسجد مبارک و دار الضیافت
۲۹ و ۳۰ مئی ــــ دفاتر تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مقدسہ

احباب جماعت کے ذاتی تاثرات

(۱)

مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب حیدر آباد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد بار فرمایا تھا کہ دعا کے لئے لکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ضروری نہیں کہ ان کا خط ہی مجھ تک پہنچے تو دعا ہو گی بلکہ خط لکھتے ہی میری پہلے وقت کی کی ہوئی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ان کو حصہ دے دیگا۔ اور ان پر رحم فرمائے گا اور ان کی حاجات پوری فرمادیگا

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کو خاکسار نے نہ صرف اپنے کانوں سے حضور کی زبان مبارک سے سنا۔ بلکہ حضور کے اس فرمودہ کی صداقت کا اپنی زندگی میں کم و بیش ۳۰ سال تک مشاہدہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض معززین غیر مبائعین کو بھی خاکسار نے یہ اعتراف کرتے سنا کہ عقیدہ مولوی محمد علی صاحب کا صحیح معلوم ہوتا ہے مگر دعائیں میاں صاحب (حضرت مصلح الموعود) کی قبول ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں خاکسار اپنے گھر سے متعلق حضور کی دعا کی برکت سے اچھائے ہونے کے دو واقعات درج کرتا ہے۔

(۱) خاکسار کا لڑکا عزیزہ ناصر احمد تین سال کا تھا ناصر احمد آباد اسٹیٹ میں شدید بیمار ہو گیا اس کی حالت بگڑ گئی اور بیہوشی ماں کی گود میں پڑا تھا۔ اور ہم دونوں غمزدہ اور لاچار قضاء و قدر کے منتظر بیٹھے تھے کوئی کسی قسم کی طبی سہولت میسر نہ تھی رات کے دو بجے میں نے حضور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا لکھتے ہوئے جب یہ الفاظ لکھے کہ حضور دعا فرمائیں کہ حضور کے ناصر آباد میں میرا نام آباد رہے (میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے)۔ تو یکدم بچے نے چیخ ماری گویا اس کی بیہوشی جاتی رہی اور زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ دوسرا فقرہ خاکسار نے خط میں حضور کی خدمت میں یہ لکھا کہ الحمد للہ کہ بچہ کے بچ جانے کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ خط ابھی ڈاک میں بھی نہ ڈالا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کو شفا دیدی اور تکلیف دور ہو گئی۔

۲۔ خاکسار کا چھوٹا لڑکا نسیم اسلم تقریباً ۲ سال کا تھا کہ شدت گرمی و بخار سے اس کی بینائی جاتی رہی اور ایک اچھا بھلا کھیلتا پھرتا بچہ اندھا ہو کر ہم سب کے لئے حسرت برپا کرتے لگا اتفاقاً ان دنوں حضور دورے پر ناصر آباد تشریف لائے ہوئے تھے (خاکسار سرکاری کام کے لئے میر پور گیا ہوا تھا)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب نے حضور کی ہدایت کے مطابق علاج شروع کر دیا۔ میرے ناصر آباد پہنچنے پر حضور نے فرمایا کہ بچہ کو میر پور خاص سول سرجن کے پاس لے جائیں۔

میری بیوی کا خیال تھا کہ کراچی بچہ کو لے چلیں وہاں علاج کی زیادہ سہولتیں میسر ہیں۔ مگر میں نے کہا کہ جب حضور نے میر پور فرمایا ہے تو اللہ تعالیٰ بچہ کو وہاں ہی شفا دے دیگا۔

چنانچہ جب میر پور سول سرجن (جو ہندو تھا) نے بچہ کو دیکھی اور وہ ادویات دیکھیں جو حضور کی ہدایت اور مشورہ سے محترم ڈاکٹر صاحب بچہ کو دے رہے تھے۔ تو سول سرجن نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ علاج بالکل صحیح ہو رہا ہے۔ بچہ کی ۱۰-۱۲ دن میں بینائی لوٹ آئے گی۔ سو الحمد للہ کہ ٹھیک گیارھویں دن بچہ کی بینائی لوٹ آئی اور وہ تندرست ہو گیا یہ سب حضور کی دعاؤں اور برکت سے تھا جتنے دن بچہ ناصر آباد میں رہا حضور کو اس قدر اضطراب تھا کہ بلا ناغہ دن میں دو دفعہ حضور خود خاکسار کے مکان پر بچہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے رہے اور کوٹھی میں ہر آنے جانے سے بار بار حضور دریافت فرماتے کہ مرزا صاحب (خاکسار) کے بچہ کا کیا حال ہے۔

حضور کے اس اضطراب کو دیکھ کر عملہ کے لوگ بھی حیران تھے کہ حضور بار بار اس بچہ کی حالت کے متعلق ہر آنے والے سے استفسار فرما رہے ہیں۔ شاید حضور کے اسی اضطراب سے ہی اللہ تعالیٰ نے جو کہ غالب علیٰ امرہ ہے۔ اپنی تقدیر کو بدل دیا۔ اور بچہ صحتیاب ہو گیا۔

خاکسار مرزا اعظم بیگ

(حیدر آباد (سابق) سندھ)

— (۲) —

مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈرائیور سعود آباد کراچی

قادیان دار الامان کا ذکر ہے اس زمانہ میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم حضور رضی اللہ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے اور میں حضور رضی اللہ عنہ کی کار کا ڈرائیور تھا۔ میاں نذیر احمد صاحب ڈرائیور ان دنوں لمبی چھٹی پر تھے) میں نے مولانا درد صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ مجھے اس وقت ایک سو روپے کی ضرورت ہے۔ آپ حضور رضی اللہ عنہ سے بطور قرضہ دلا دیں۔ اور پھر تنخواہ میں سے کاٹ لیں۔ درد صاحب نے فرمایا کہ تم سیدہ ام طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا سے عرض کرو وہ بندوبست فرما دیں گی۔ سو میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر کیا کہ آپ بطور قرضہ ایک سو روپیہ حضور رضی اللہ عنہ سے دلا دیں میں تنخواہ سے وضع کرا دوں گا۔ انہوں نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ اچھا میں بندوبست کر دوں گی۔ دوسرے یا تیسرے دن مجھے دفتر سے مبلغ ۱۵۰/- روپے ملے اور ساتھ ہی حضور کا یہ ارشاد موصول ہوا کہ یہ عطیہ ہے۔ قرضہ واپس کرنا تمہارے لئے مشکل ہو گا۔ گھر کے خرچ تو بدستور رہیں گے لہٰذا اسی رقم سے اپنی ضرورت پوری کرو

(۲) حضور رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب کبھی موٹر کے سفر میں باہر جاتا تو حضور رضی اللہ عنہ موٹر میں بیٹھے اگر کچھ تناول فرماتے تو مکرم معظم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کو اس چیز کا ایک حصہ دے کر فرماتے کہ اسکے منہ میں ڈالدو کہ سٹیرنگ وہیل سے ہاتھ اٹھانا اسکے لئے مشکل ہو گا (بزرگوار ڈاکٹر صاحب اکثر میرے ساتھ بیٹھے ہوا کرتے تھے)

خاکسار محمد عبد اللہ ڈرائیور

سعود آباد کراچی

(۳)

مکرم ملک فضل کریم خان صاحب محمد نگر لاہور

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

سنہ ۱۹۳۳ء میں میں اسلامیہ ہائی سکول گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ملازم تھا میرا بڑا بیٹا خضر احمد خاں بعارضہ نمونیا بیمار ہو گیا۔ امرتسر سے میری بیوی نے تار کے ذریعہ اس کی نازک حالت کی اطلاع دی اور لکھا کہ اگر منہ دیکھنا ہو تو جلد امرتسر پہنچو۔ میں رات کے ساڑھے بارہ بجے امرتسر پہنچا تو بچے کی والدہ اسے گود میں لئے بیٹھی تھی بچے کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ میں حالات دریافت کئے تو بتایا کہ ڈاکٹر (عمر الدین صاحب غیر مبائع) نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اسلئے آپ کو تار دیا گیا۔ میں نے پوسٹ کارڈ لیا اور اسی وقت حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔ اسی وقت جا کر پوسٹ کارڈ کو لیٹر بکس میں ڈال آیا۔ طبیعت بے حد فکر مند تھی۔ رات نیند تو نہ آئی مگر دعا کرتا رہا صبح کو بچے نے آنکھیں کھولیں اور وہ صحت نظر آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اسکی والدہ نے بتایا کہ جب سے آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا ہے۔ اسی وقت سے سانس ٹھیک ہونا شروع ہو گیا تھا۔ لیکن آنکھ اب کھولی ہے۔ کمزوری بے حد تھی۔ دو تین دن میں بچہ تندرست ہو گیا۔ میں اس تجربہ کے ذریعہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی دعا کو خط پہنچنے سے پہلے ہی آپ کی طرف سے قبول فرما لیا کرتا تھا۔ اس کے بعد جب بھی کبھی خود یا کسی اور کو کوئی ضرورت پیش آئی اسی پر عمل کیا اللہ تعالیٰ کا حضور سے یہ عجیب سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں درجے بلند کرے اور ہم غلاموں کو حضور کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر ہیرو روڈ لاہور

(۴)

عبد الواحد خاں صاحب معلم ہیڈ شرقی ڈیرہ غازیخان

سنہ ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ کا ذکر ہے۔ احباب جماعت ضلع ڈیرہ غازیخان کی ملاقات ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک تار ملا کہ عبد الواحد خاں کا لڑکا فوت ہو گیا ہے واپس گھر پہنچ جاؤ ———— اتفاقاً وہ تار ہمارے محبوب آقا کے پاس پہنچا حضور نے فرمایا کہ عبد الواحد کون ہے۔ میں نے کھڑے ہوتے ہوئے گھبراہٹ کے عالم میں عرض کی کہ جی حضور۔ نہایت ہی شفقت آمیز الفاظ سے اپنے اس ناچیز غلام کو فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا" ———— اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں۔ اس مقدس وجود پر کہ آپ کے یہ الفاظ ایک پیشگوئی ثابت ہوئے۔ اکیس نومبر سنہ ۱۹۳۷ء کو ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا وہ بڑا جوان ہوا۔ پڑھا اور آج اسی مقدس آقا کی دعاؤں کے طفیل وہ بچہ خود چار بچوں کا باپ ہو کر اپنے اعلیٰ روزگار اور اپنی اعلیٰ علمی ڈگریوں کے ساتھ جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور اپنی جماعت کا سیکرٹری مال بھی ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

ہمدرد نسواں (ٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰/ روپے

"سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں"

اس طرح ہم ان کی تربیت کی طرف متوجہ بھی ہوں گے۔ ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں گے اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرتا چلا جائے گا اور وہ پہلے کی نسبت پیچھے رہنے والے نہیں بنیں گے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد شاید وہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں وہ اس احساس سے آگے بڑھیں گے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمین پر جو ایک نور نازل ہوا تھا ہم ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے رہے اور بجائے اس کے کہ ہم اس نور سے اپنے سینۂ دل کو منور کرتے ہم نے اس سے منہ پھیر لیا پس

یہ نہایت ہی ضروری بات ہے

کہ بجٹ کو پورا بنایا جاتے اگر باوجود میری اس تاکید کے ہمارے عہدیداروں نے غفلت برتی تو ان کی غفلت کو دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اٹھانا پڑے گا لیکن میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء
مطبوعہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے (جن میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں) سال رواں کے بجٹ موصول ہی نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ بجٹ یکم اپریل تک یہاں پہنچ جانے چاہیئے تھے لہذا خاکسار ایسی تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہے کہ اب بجٹ بھجوانے میں مزید دیر نہ کریں!

دوسری بات جو حضور کے ان زندگی بخش الفاظ سے مترشح ہوتی ہے یہ ہے کہ جماعتیں اپنے بقایاداروں کی فہرستیں بھجوائیں تاکہ مرکز کی طرف سے بھی ان کی تربیت کی طرف توجہ کی جا سکے۔ حضور ان کے لئے دعائیں فرمائیں اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کی جا سکے۔ یہ فہرستیں تین حصوں میں تیار کی جائیں۔

اول:۔ موصی صاحبان جن کے ذمہ تین ماہ سے زیادہ حصہ آمد بقایا ہو

دوم:۔ غیر موصی احباب یا موصیان حائد (جن کے ذمہ تین ماہ) یا زمینیدار احباب جن کے ذمہ سال سے زائد چندہ عام بقایا ہو۔

سوم:۔ ایسے احباب جن کے ذمے ایک سال یا اس سے زیادہ کا چندہ جلسہ سالانہ بقایا ہو لیکن یہ خیال رہے کہ ان فہرستوں کے بھجوانے کا یہ مطلب نہیں کہ جو زیادہ خطرناک بقایہ دار ہیں ان کے خلاف نظارت امور عامہ کی معرفت کارروائی ملتوی کر دی جائے کیونکہ ایسے بقایاداروں کی اصلاح کا وہی طریق ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اصلاح کا یہ طریق خدا تعالیٰ کا بتایا ہوا ہے۔ اور یہ رستہ خدا تعالیٰ کے مامور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا کھولا ہوا ہے اس رستہ کو اپنے آپ پر بند نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ "جب خدا ایک علاج پیدا کر دیتا ہے۔ اور انسان اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا تو وہ بہت سے فضلوں سے محروم ہو جاتا ہے"

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہزارہا اسلامی رسائل و اخبارات میں سے
وہ کونسا واحد رسالہ ہے
جسے امریکہ و انگلستان کے دانشوروں کے منتخب بورڈ
نے دنیا کے تین صد ممتاز ترین رسائل میں سے قرار دیا ہے
ریویو آف ریلیجنز — ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے ماموں جان مکرم ڈاکٹر میجر سراج الحق کو مورخہ ۱۳/۴/۶۶ کو دل کی تکلیف ہو گئی تھی جسکی وجہ سے انہیں جناح ہسپتال کراچی میں داخل کروا دیا گیا۔ ویسے تو پہلے کی نسبت افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت ہے نیز میری ممانی جان اور پھوپھی جان بھی ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
(امۃ الحفیظ خانم کوئٹہ)

۲۔ والد محترم عبد الرحمٰن صاحب مبشر بہت سی مشکلات اور مقدمات کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں جسکی وجہ سے انکی صحت پر کافی اثر پڑ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔
(عبد الوہاب قمر ابن مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر ڈیرہ غازیخان)

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے
ہومیو رجسٹریشن کورس (سوالاً جواباً) ۔/۵ میں پڑھیئے۔ (ایچ پی فارمیسی دھوریہ وکھالیالجرات)

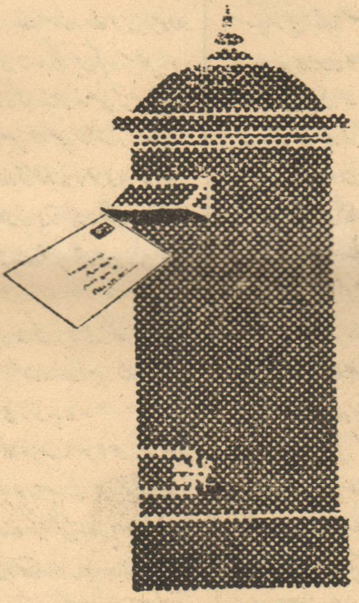

خط ڈالنے کی
طرح سہل

جی ہاں اتنا ہی آسان! پوسٹ آفس سیونگ بینک اور اسکی نو ہزار سے زیادہ شاخوں نے اپنے منفرد طریق کار سے سیونگ بینک کو آپکے بالکل قریب کر دیا ہے۔
آپ اپنا اکاؤنٹ ۲ روپے جیسی معمولی رقم سے بھی کھول سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ایک روپیہ تک جمع کر سکتے ہیں اور نکال سکتے ہیں۔

عام اکاؤنٹ پر ۳½ فیصد سالانہ اور ایک سال دو سال اور تین سال کیلئے جمع شدہ رقومات پر علی الترتیب ۴ فیصد، ۴½ فیصد اور ۵ فیصد منافع دیا جائیگا۔

پوسٹ آفس
سیونگ بینک

ہر تھوڑی بچت
بہتر وطن کے لئے

ADART

دلفریب
زیورات
کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر معہ مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۳۳

میں ملک بشیر احمد ولد شیخ حسین بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

(۱) زرعی زمین مربعہ ۶ نصف قطعہ بارقبہ ۱۱ ایکڑ اکتالی ۱۱ مرلہ واقع چک نمبر ۸۵/۶-R تحصیل و ضلع منٹگمری ڈاک خانہ خاص منٹگمری میں ہے۔ جس کی قیمت ۶۰۰۰۰/- روپیہ ہے

(۲) ایک قطعہ زمین بارقبہ پونے تین مرلہ واقعہ محلہ اسلام آباد منٹگمری میں ہے۔ جس کی مالیت ۱۰۰۰/- روپے ہے

(۳) ایک قطعہ زمین بارقبہ تقریباً پونے اٹھارہ مرلے سکنی واقع چک ۸۵/۶-R ضلع میں ہے۔ جس کی مالیت مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ہے۔

مذکورہ بالا جائداد کی کل قیمت ۶۳۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۳۰۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اصل کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے یعنی مورخہ ۵ ماہ جون ۶۶ء سے جاری کی جائے

العبد ملک بشیر احمد ۹۰ ٹمپل روڈ مزنگ لاہور

گواہ شد:۔ عبدالحمید صدر حلقہ مزنگ لاہور۔ ۶۵ ٹمپل روڈ۔ روڈ۔

گواہ شد:۔ تاج الدین موصی وصیت نمبر ۱۳ ولد شیخ احمد علی۔ شاہی محلہ۔ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۲۳۵

میں مرزا عبدالکریم ولد مرزا فضل الدین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۷۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۳-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ یک صد بارہ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ عبدالکریم ولد فضل الدین۔ ایم۔ ای۔ ایس پاور ہاؤس۔ رسالپور

گواہ شد:۔ عبدالحی شاہ ولد عبدالسبحان الیف سی۔ الیف ای رسالپور چھاؤنی

گواہ شد:۔ نذیر احمد ساجد وصیت ۵۹۷۵۔ سیکرٹری تحریک جدید رسالپور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۱۸۲۳۶

میں امۃ الباسط زوجہ حبیب الرحمٰن صاحب درد قوم مغل بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۱۹½ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ گیارہ ہزار روپیہ صرف۔

(ب) زیور مالیتی ۶۷۷۵/- روپے جس کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ ہار دو عدد طلائی وزنی	سات تولہ	مالیتی	۸۷۵/-
۲۔ پنڈل	۳ تولہ		۳۷۵/-
۳۔ بندے	۴ تولہ		۵۰۰/-
۴۔ انگوٹھی ۸ عدد	۵ تولہ		۶۲۵/-
۵۔ جھلی ڈنڈی دو جوڑی	۳ تولہ		۳۷۵/-
۶۔ چوڑیاں ۱۸ عدد وزنی	۲۵ تولہ		۳۱۲۵/-
۷۔ گلوبند ایک عدد	۴ تولہ		۵۰۰/-
۸۔ ٹکہ ایک عدد	۲ تولہ		۲۵۰/-
۹۔ گھڑی ایک عدد			۱۵۰/-
جملہ میزان			۶۷۷۵/-

میں اس کل جائداد مالیتی مبلغ ۱۷۷۷۵/- روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

میری وفات کے وقت اگر کوئی مزید آمد یا جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الباسط اہلیہ حبیب الرحمٰن صاحب درد

گواہ شد:۔ حبیب الرحمٰن درد ابن مولوی عبدالرحیم صاحب درد محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد شفیع اشرف محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۲۳۷

میں برکت النساء بیوہ سید وجاہت احمد مرحوم قوم سید پیشہ — عمر ۸۵ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن لدھیانہ منڈی بہاؤالدین ڈاک خانہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد مبلغ ۳۶۰/- روپے نقد ہے جو مجھے کلیم کی صورت میں ملا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میرا مہر مبلغ ساڑھے تیس روپے تھا جو وصول کر کے خرچ کر لیا گیا۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ گزارہ قلت لڑکے کے ذمہ ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ برکت النساء

گواہ شد:۔ بشیر احمد پسر موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ امتیاز احمد ... منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر ۱۸۲۳۱

میں نور صفیہ زوجہ چوہدری برکت علی صاحب مرحوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۳-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

(۱) طلائی گلوبند وزنی ۳ تولہ مالیتی ۳۷۵/-

(۲) کانٹے طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۳۷۵/-

مالیت ۷۵۰/-

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس طرح اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ:۔ نور صفیہ۔

گواہ شد:۔ برکت علی خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سابق انسپکٹر وصایا حال وارد شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۴۳

میں عزیزہ بیگم زوجہ عبدالغفور قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منگیری ایہ یارہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۴-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد یا آمد نہیں ہے میں اپنے زیورات تین چار سال قبل بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے خرچ کر چکی ہوں میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جاوے

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عزیزہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد احمد سیکرٹری ایہ یارہ ربوہ

گواہ شد:۔ غلام باری سیف صدر محلہ

جب ایک مومن بیعت کرتا ہے تو وہ اپنی جان اور اپنے مال کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے

بیعت کرنے کے بعد اگر وہ جان اور مال سے گریز کرتا ہے تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا

۱۹۲۱ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعض اصحاب کی بیعت لینے کے بعد ایک پر معارف تقریر ارشاد فرمائی جس میں بیعت کی حقیقت اور اس کے اصل مفہوم کو بہت دل نشین انداز میں واضح فرمایا۔ حضور رضی نے فرمایا:۔

"بیعت کے معنے بیچنے کے ہیں جب مومن بیعت کرتا ہے تو گویا وہ اپنی جان اور اپنے مال کو خدا تعالےٰ کے سپرد کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ در اصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے اس لئے بیعت کے وقت ایک مومن رسول سے نہیں بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے۔ کہ اب میں نے اپنی جان کو ان انعاموں کے بدلے بیچ دیا جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔

جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچتا ہے اور اس کے بدلے میں زیادہ دام اس کو مل جائیں تو وہ ایسے سودے کو کبھی واپس کرنا نہیں چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی عقلمند بھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہیں کرے گا۔ انسان کی جان یوں بھی تو بے حد خطرات میں ہے بیعت کے وقت وہ اس کو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ہیں جو بیعت جیسے فائدہ مند سودے کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے جو شخص بیعت کرتا ہے اور پھر بے پرواہ ہو جاتا ہے اور سودے کے متعلقہ معاہدات کی پرواہ نہیں کرتا گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے۔

بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ جان اس کی اس کے پاس رہتی ہے۔ وہ اپنی روزی کماتا اور بال بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی دکان سے برتن خریدے اور دام دینے کے بعد وہ برتن دکاندار کے ہی سپرد کرے کہ تم ہی اپنے پاس رکھو اور استعمال کرو۔ اب اگر وہ کبھی ضرورت کے وقت اس سے مانگ لے اور وہ برتن دینے سے انکار کرے تو کیا وہ دکاندار داموں کا مستحق ہو سکتا ہے ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بوجھ کر ناقص کپڑا فروخت کیا جب وہ لے کر چلا گیا تو اس کو خیال ہوا کہ اس تھان میں سوراخ تھا اس کا دل ڈرا اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا اور کہا کہ میاں ذرا ٹھہرو جو کپڑا تم نے خرید کیا ہے اس میں سوراخ ہے۔ اس نے جواب دیا کوئی بات نہیں میرے پیسے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے اس کو کھوٹے دام ملتے ہیں اسی طرح بیعت کرنے والے کا حال ہے۔ اگر وہ جان مال سے گریز کرتا ہے تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ سچے داموں کا مستحق جبھی ہے کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنا دے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے تو دام بھی کھوٹے ہی ملیں گے جو دوزخ ہے۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۶ مئی۔ گورنروں کی کانفرنس کل یہاں صدر ایوب خان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کانفرنس میں ۴½ گھنٹے تک اہم قومی مسائل اور انتظامی امور پر غور کیا گیا۔ کانفرنس کا ایجنڈا ابھی ختم نہیں ہوا۔ اس لئے آج بھی اجلاس جاری رہے گا۔ کانفرنس نے کل جن مسائل پر غور کیا ان میں سرحدی علاقوں میں سمگلنگ کی روک تھام کے موثر اقدامات کا سوال بھی شامل ہے۔ کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا کہ سمگلنگ کے انسداد کے لئے ایک مرکزی ادارے کے ذریعہ دونوں صوبائی حکومتوں کے اقدامات میں رابطہ قائم کیا جائے۔

راولپنڈی ۲۶ مئی۔ صدر ایوب نے امیر بہاولپور نواب صادق محمد خان عباسی کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے انتقال سے میں اپنے ایک ذاتی دوست سے محروم ہو گیا ہوں۔ کل راولپنڈی میں گورنروں کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ امیر مرحوم کی تدفین کے وقت قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔ اور ۱۷ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق جنازے میں مرکزی حکومت کی نمائندگی کریں گے۔

لندن ۲۶ مئی۔ عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے نے پاکستانیوں کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں کیونکہ اسی طرح وہ قوت حاصل کر سکتے ہیں انہوں نے لندن میں پاکستانی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کل اپنے پیغام میں کہا کہ پاکستانیوں کو میری کامیابی کے لئے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ محمد علی کلے نے کہا کہ وہ مخالفوں میں گھرے ہوئے ہیں اس کے باوجود انہیں کوئی نہیں ہرا سکا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عنقریب پاکستان جائیں گے اس کے علاوہ انڈونیشیا، سعودی عرب، عرب جمہوریہ اور دوسرے اسلامی ملکوں کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کراچی ۲۶ مئی۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کشمیر میں جنگ بندی لائن پر پوری طرح تیار اور چوکس رہے گا۔ کیونکہ وہاں صورت حال اطمینان بخش نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس علاقہ میں سرحدی خلاف ورزیوں کو روکنا اقوام متحدہ کے بس کی بات نہیں ہے وہ تہران سے واپسی پر کراچی میں اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

وزیر خارجہ نے تہران میں میثاق استنبول کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی اور شہزادی اشرف اور وزیر اعظم امیر عباس ہویدا کو صدر کی طرف سے پاکستان کے اعلیٰ سول اعزاز پیش کئے۔

نئی دہلی ۲۶ مئی۔ کل بمبئی میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین کی تعداد کم و بیش ۸۰۔۹۰ ہزار تھی۔ مظاہرہ کی قیادت پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جوشی نے کی۔

اس ہنگامہ کی وجہ سے بمبئی کارپوریشن کی طرف سے وزیر اعظم کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی تھی وہ افراتفری میں ختم ہو گئی۔

لاہور ۲۶ مئی۔ کل ددگی سے ۹ میل دور مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس خطرناک حادثہ کا شکار ہو گئی اس حادثہ میں ۲۲ افراد ہلاک ۳۰ شدید زخمی ہوئے بس میں کل ۶۰ مسافر تھے بس ۲۰۰ فٹ گہرے کھڈ میں گر کر بالکل تباہ ہو گئی۔

مرغیوں کے ٹیکے

مورخہ ۲۷ مئی بروز جمعہ ۶½ سے ۱۰ بجے صبح تک مرغیوں کو ٹیکے لگائے جائیں گے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔

حمید احمد اختر "المنار" دواخانہ
دار الرحمت شرقی ربوہ

اعلان تعطیل

کل مورخہ ۲۷ مئی ۶۶ء کو یوم خلافت کے موقع پر دفتر الفضل بند رہے گا۔ اس لئے مورخہ ۲۸ مئی ۶۶ء کا پرچہ شائع نہیں ہوگا

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴